بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰہِ الْا سْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوہُ بِهَا.....

القرآن۔ سورۃ الاعراف۔آیت ۱۸۰

.....اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوب

القرآن۔ سورۃ الرعد۔آیت ۲۸

وَمَآ اَرۡ سَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

القرآن۔سورۃ الانبیاء۔ آیت ۱۰۷

سامانِ تسکین

شاہ حسین نہری

مرتب: سید فرید احمد نہری

نوائے دکن پبلیکیشنز
اورنگ آباد دکن

S. Shah Husain Nahri © شاہ حسین نہری

کتاب:: سامانِ تسکین (حمد و مناجات، نعت ومنقبت)

شاعر:: شاہ حسین نہری (موبائیل: 9225303313)

''کاشانہ'' پلاٹ-۴۷، راحت کالونی، عقب پنچایت سمیتی، نزد اشرفیہ مسجد، شاہ اسٹریٹ، اورنگ آباد دکن-۴۳۱۰۰۱، مہاراشٹر

مرتب:: سید فرید احمد نہری

اشاعت:: ۲۰۱۲عیسوی مطابق ۱۴۳۳ ہجری، صفحات:: ۹۶ قیمت:: -/۱۷۵

برقی کتابت، تزئین وسرورق:: بذیم اسمٰعیل خان (موبائیل: 9970607062)

''مامن کمپیوٹرس''، ''مامن'' مقصود کالونی، مامن اسٹریٹ، روشن گیٹ، اورنگ آباد دکن-۴۳۱۰۰۱ (مہاراشٹر)

سرورق:: مسجد احاطۂ پن چکی، اورنگ آباد دکن پس ورق:: شاہی مسجد اورنگ زیب عالمگیر، قلعۂ ارک، اورنگ آباد دکن

طباعت:: سویرا آفسیٹ پرنٹرس، بھڑکل گیٹ، اورنگ آباد دکن-۴۳۱۰۰۱ (مہاراشٹر)

ناشر:: نوائے دکن پبلیکیشنز (موبائیل: 9372737463)

''بیت العنکبوت''، پلاٹ نمبر-۷، مجنوں ہل، رشید پورہ، اورنگ آباد-۴۳۱۰۰۱ (مہاراشٹر)

Title of the Book: Saman-e-Taskeen

Content: Poetry (Hamd-o-Munajat, Na'at-o-Manqabat)

Writer: Shah Husain Nahri(Mob.:9225303313)

"Kashana", Plot: 47. Rahat colony, Behind Panchayat Sameti

Near Ashrafiya Masjid, Shah Street, Aurangabad-431001(M.S.)

Editor: Syed Fareed Ahmad Nahri

Title Design & DTP Opretion: Bazeem Isma'eil Khan(Mob:9970607062)

"MAMAN Computers", "MAMAN", Maqsood Colony,

Maman Street,Roshan Gate, Aurangabad-431001(M.S.) India

Title: Masjid, Panchakki, Aurangabad

Back Title: Shahi Masjid Aurangzeb Aalamgeer, Qila Ark, Aurangabad

EditionSecond, 2012 / 1433 (Hijri) **Pages:**96 **Price:**175/-

Printer: Savera Offset Printer, Bhadkal Gate, Aurangabad-431001(M.S.)

Publisher : Nawa-e-Deccan Publications,(Mob:9372737463)

"Baitul Ankaboot", P.No. 7. Majnu Hill, Rasheed Pura,Aurangabad-431001(M.S.)

برادران محبّ وحبیب

سید شاہ محمد درویش نہری،

سید شاہ احسان اللہ طارق نہری

اور

محمد ہارون زکی

کے نام محبت اور دعاؤں کے ساتھ

فہرست

	الحمدللہ	۷
۱	اللہ کے ارشادات -----	۹
۲	اللہ کے نام سے	۱۵
۳	اللہ ربُّ العالمین کے حضور	۱۷
۴	حمد ربانی	۱۹
۵	نورحمد	۲۱
۶	حمد ربُّ العزت	۲۲
۷	حمد الٰہی	۲۳
۸	حمد وہ ہے جو تم دل پر بھی ہو	۲۴
۹	حمدِ ناتمام	۲۶
۱۰	طلب عافیت	۲۸
۱۱	الٰہی! دعا میری کرلے قبول	۲۹
۱۲	مناجات	۳۳
۱۳	اے معزّ!	۳۵
۱۴	ابر باراں کی مجھ کو صورت دے	۳۶
۱۵	اے غفور و رحیم	۳۷
۱۶	دامانِ مصطفیٰؐ	۳۹
۱۷	بندوں میں لاشریک	۴۰
۱۸	اللہ کے محبوب	۴۱
۱۹	پیغمبرِ حقؐ	۴۲
۲۰	نعت ہو تو یوں ہو	۴۳
۲۱	گلِ سرِ سبدؐ	۴۴
۲۲	ثنائے حبیب الٰہی	۴۵
۲۳	نعتِ محمدی	۴۷
۲۴	سیدِ انسانیتؐ	۴۸
۲۵	اپنی مثال آپ	۴۹
۲۶	خوشبوئے مصطفائیؐ	۵۰
۲۷	رحمتِ عالمؐ	۵۱
۲۸	خیرالانامؐ	۵۲
۲۹	محبوب خلائق	۵۴
۳۰	احمد کو جو پسند وہی خوب، سچ کہوں	۵۵
۳۱	آپؐ کے ساتھ	۵۶
۳۲	حیات آپؐ کے نام	۵۷
۳۳	نامِ خدا آپؐ کا نام	۵۸
۳۴	سراپائے پرانوارؐ	۵۹
۳۵	مہرِ نبیؐ	۶۰
۳۶	فیضِ مصطفائیؐ	۶۱
۳۷	ختم الرسل آخر نبیؐ	۶۳
۳۸	آپؐ کی راہ---	۶۴
۳۹	نعتِ نبی کریمؐ	۶۶
۴۰	رسول زمانِ آخر محمد مصطفیٰؐ	۶۷
۴۱	خیرالکلام وخیرالانامؐ	۷۰
۴۲	ہے کہاں محمدؐ کا دوسرا قدم، یارب	۷۴
۴۳	چاہتے ہیں مصطفیٰؐ کو---	۷۵
۴۴	نعتِ حبیبِ ربّ	۷۶
۴۵	اے رسولِ خدا---	۷۸
۴۶	ایک خط عازمین حج کے نام	۸۲
۴۷	میں ہوں آپؐ ہی کا	۸۷
۴۸	منقبتِ صحابہؓ	۸۸
۴۹	خلفائے راشدینؓ	۸۹
۵۰	حضرت حسینؓ ابن علیؓ	۹۰
۵۱	منقبت جدنا سید شاہ علی نہریؒ	۹۱
۵۲	وراثت	۹۳
۵۳	قطعۂ تاریخ: عارف خورشید	۹۴
۵۴	تعارف مرتب	۹۵
۵۵	تعارف شاہ	۹۶

الحمدللہ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم۔ امّا بعد۔

الحمدللہ یہ ''سامان تسکین'' کی دوسری اشاعت ہے۔ پہلی اشاعت ۲۰۰۳ء میں منظر عام پر آئی تھی۔ اس کے بعد بھی حمدوں اور نعتوں وغیرہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اس نوعیت کا تمام کلام اس دوسری اشاعت میں شامل کردیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی تو کردی گئی۔

رسولِ آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اللہ خالقِ کائنات ربّ العزت مالکِ یوم الدین نے قرآن حکیم نازل فرمایا۔ قرآن مجید میں آپؐ کے ان اوصاف کا بیان بھی ہے جن سے آپؐ کے ''انسان'' ہونے کی وضاحت وصراحت ہوتی ہے اور آپؐ کا ''انسان'' ہونا بغیر کسی شک اور شبہے کے ثابت ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ''انسانوں'' کے لیے ''انسان'' ہی نمونہ ہوسکتا تھا اور ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ آپؐ کے جیسا ''انسان'' نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ اللہ خالق و معبود ہے، آپؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ہم آپؐ ہی کو ''معیار'' مان کر اپنی استطاعت کی حدتک اس ''معیار'' تک لے جانے والے راستے پر گامزن رہنے کی کوشش ہی کرسکتے ہیں۔ توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ میں نے ایسی بعض آیات کے ترجمے شروع میں شامل کردیے ہیں۔ تراجم فتح محمد جالندھری صاحبؒ کے ہیں۔

میرے بیٹے اور بیٹیوں خصوصاً بیٹی ام الانوار ، سیدہ فرّاء فاطمہ نہری، فریحہ کا میری تخلیقات کی کتابوں کی اشاعت میں خصوصی حصہ ہے ۔ اللہ اسے جزائے خیر سے نوازے۔ اللہ تعالی میرے بیٹے اور بیٹیوں کو ہر دو جہاں میں عزت و آبرو کے ساتھ خوش و خرم رکھے۔ اپنے بیٹے سید فرید احمد نہری کے لیے بیٹے کی دعا بھی کرتا ہوں کہ یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

برادرم محبی عارف خورشید صاحب کی محبت اور برداشت بھری عملی دلچسپیوں نے مجھے بہت سے کاموں اور الجھنوں سے بچائے رکھا ہے، ورنہ مجھ سے ان کاموں کی تکمیل بہت ہی دشوار ہوتی، فجزاہُ اللہ ۔ عارف صاحب نے قطعۂ تاریخ بھی لکھا ممنون ہوں۔

میرے نواسے عزیزم ابوالحبر ، بذیم اسمٰعیل خاں ،محمد میاں نے برقی کتابت اور سرورق وغیرہ کے کام انجام دیے ، اس کتاب ہی کے نہیں دوسری کتابوں کے بھی، ان کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ انھیں پر وقار، پر بہار اور نعمتوں بھری بابرکت زندگی نصیب فرمائے۔ آمین۔

اس کتاب میں اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو وہ میری طرف سے ہے، اللہ معاف کرے اور جو خوبی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس کا احسان ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ یہ کتاب میرے لیے خرت میں بھی باعث **اجر** و ثواب ہو۔

۱۲رفروری ۲۰۱۲ء، اورنگ آباد دکن   شاہ حسین نہری

اللہ کے ارشادات خیرالبشر حضرت محمد ﷺ کے بارے میں

(۱)

وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے (محمدؐ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو اُن کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

سورۃ الجمعہ: آیت نمبر ۲

(۲)

اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور خدا کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن ۔ اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لیے خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوگا۔

سورۃ الاحزاب: آیات نمبر ۴۵ تا ۴۷

(۳)

اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

سورۃ سبا: آیت نمبر ۲۸

(۴)

تم کو پیغمبرِ خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روزِ قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔

سورۃ الاحزاب: آیت نمبر ۲۱

(۵)

کہہ دو کہ میں تمھاری طرح کا ایک بشر ہوں۔ (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود (وہی) ایک معبود ہے۔ تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے، چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔

سورۃ الکہف: آیت نمبر ۱۱۰

(۶)

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے۔ کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔

سورۃ بنی اسرائیل: آیات نمبر ۹۴، ۹۵

(۷)

کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمھارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں رکھتا۔ ہاں خدا کی طرف سے (احکام کا) اور اس کے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی) میرے ذمّے ہے اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لیے جہنّم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

سورۃ الجن: آیات نمبر ۲۰ تا ۲۳

(۸)

کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

سورۃ الاعراف: آیت نمبر ۱۸۸

(۹)

کہہ دو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے۔۔۔۔۔۔۔

سورۃ یونس: آیت ۴۹

(۱۰)

(اے محمدؐ) تم جس کو دوست رکھتے ہو اسے ہدایت نہیں کر سکتے بلکہ خدا ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا (ہے) اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

سورۃ القصص: آیت نمبر ۵۶

(۱۱)

اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو) پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔ اور خدا چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم ہرگز نادانوں میں سے نہ ہونا۔

سورۃ الانعام: آیت ۳۵

(۱۲)

تم ان کے لیے بخشش مانگو یا نہ مانگو (بات ایک ہے) اگر ان کے لیے ستّر دفعہ بھی بخشش مانگو گے تو بھی خدا ان کو نہیں بخشے گا، یہ اس لیے کہ انھوں نے خدا اور اس کے رسول سے کفر کیا۔ اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سورۃ التوبہ: آیت ۸۰

(۱۳)

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔

سورۃ آلِ عمران: آیت ۱۴۴

(۱۴)

کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمھیں دوست رکھے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۃ آلِ عمران: آیت ۳۱

(۱۵)

وہ (خدائے عزّ وجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہلِ عالم کو ہدایت کرے۔ وہی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا اور جس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔

سورۃ الفرقان: آیات ۱۔۲

(۱۶)

خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درؤد بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی پیغمبر پر درؤد اور سلام بھیجا کرو۔

سورۃ الاحزاب: آیت ۵۶

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

اللہ کے نام سے

وہ نام ہے اللہ کا
جس سے کریں ہم ابتدا
وہ رحم والا ہے بڑا
ہے مہرباں بے انتہا

اللہ ! تیری ہے ثنا
تو رب سبھی دنیاؤں کا
تو رحم والا ہے بڑا
تو مہرباں بے انتہا
تو مالکِ روزِ جزا

ہے بندگی تیری سدا
اور ہے مدد کی التجا
بس اک تجھی سے اے خدا!

سیدھا ہمیں رستہ دکھا
ان ہستیوں کا راستہ
انعام ہے جن پر تِرا
ایسوں کے رستے سے بچا
جن پر غضب تیرا ہوا
گمراہ جو ہیں بَرمَلا

سن لے ہماری یہ دعا

☆☆☆

(سورۃ الفاتحہ کی منظوم ترجمانی، بہ شمول تسمیہ و آمین)

اللہ ربّ العالمین کے حضور

حمد و تعریف بس خدا کی ہے
سلطنت اس کی سب خدائی ہے

پالنے والا سب جہانوں کا
رحم والا ہے ، مہرباں بھی ہے

ہے وہ روزِ جزا کا مالک بھی
یہ گھڑی تو ضرور آنی ہے

ہم عبادت تری ہی کرتے ہیں
اور تجھی سے طلب مدد کی ہے

ہاں! دکھا دے ہمیں ، الٰہی! تو
راہ بس وہ جو راہ سیدھی ہے

راہ ان کی ہمیں دِکھا دینا
تیری نعمت جنھوں نے پائی ہے

ہے غضب جن پہ، جو ہیں بھٹکے ہوئے
راہ ان کی نہیں دِکھائی ہے

حکم تیرا ، تجھی سے ہے توفیق
سن لے ہم نے جو یہ دعا کی ہے

☆☆☆

(سورہ الفاتحہ کی آزاد ترجمانی)

حمدِ ربّانی

میں صد رشکِ گُلِ تر ہوں زِگلبانگِ ثنا خوانی
بہارِ آبروئے روحِ اِمکاں حمدِ ربّانی

دہن میرا صدف ہو، حمد کے موتی زباں پر ہوں
ہے میرے قلبِ نیساں کی تمنا گوہرافشانی

کریں الفاظ آساں ایک حد تک حمد کو، لیکن
بہت دشوار ہے عجزِ بیاں کو یہ بھی آسانی

نہیں دیکھا تجھے سچ ہے نہیں دیکھا مگر دیکھوں
تجلّی زارِ عالَم میں یہ تیری جلوہ سامانی

صدائے پردۂ ایجاد سازِ کُن پہ رقصاں ہے
نگاہِ کوکبِ ہستی شعاعِ کُن سے نورانی

بساط بحر کیا ہے رحمتِ اللہ کے آگے
سن اے حدِّ نظر تشبیہ یہ ہے ایک نادانی

سرِ تخلیق ہے اشرف نمونہ ہستیِ انساں
جمالِ پرتوِ خالق نقوشِ نازِ انسانی

ہے یہ سلطانِ خلّاقِ الٰہِ عزّوجل ، ورنہ
مجالِ بندۂ عاجز نہیں کارِ جہاں بانی

بہ فیضِ حمدِ ربّانی ہے قلبِ شاہؔ آئینہ
سُرُورِ راحِ ریحانی ہے نقشِ نورِ عرفانی

☆☆☆

نورِ حمد

الٰہی! مرے دل کا تو نور ہے
تو دنیا میں آنکھوں سے کیوں دور ہے

ملے تجھ سے جو اور جیسا جہاں
دل و جاں سے مجھ کو وہ منظور ہے

دیا تو نے ہے کچھ نہ کچھ اختیار
غلط ہے کہ انسان مجبور ہے

ہر اک شے کے ظاہر سے باطن سے بھی
تو واقف ہے ، کیا تجھ سے مستور ہے

ہر اک شے میں دیکھے نشانی تری
جو دل نورِ ایماں سے معمور ہے

جو حق پر ہے باطل سے ڈرتا نہیں
کہ تائیدِ حق تیرا دستور ہے

لبِ نہریؔ خوش بیاں پر رواں
تری حمد و توصیف کا نور ہے

حمدِ ربُّ العزت

رب مرے تو ہے مہرباں صد شکر
نیکیوں کا ہے قدرداں صد شکر

ہے یہ فرشی زمین پاؤں تلے
اور سقفی ہے آسماں صد شکر

بچ گیا سر ذلیل ہونے سے
مل گیا تیرا آستاں صد شکر

ورنہ کیا لطفِ زندگی ہوتا
تو نہاں ہے، یہ ہے عیاں صد شکر

راہ داری تری ہوئی آساں
خلق و اخلاص ہمرہاں صد شکر

حسنِ جنت ہے تیری خوشنودی
ہے رضا خواہ کا مکاں صد شکر

شاؔہ تیرا ہے اے عزیز و معز!
ہے یہ عزت کا سائباں صد شکر

حمدِ الٰہی

تیری حمد الٰہی! رقم کی ہے میں نے
قلم کی کرامت بڑھا دی ہے میں نے

سکھائی ہے تو نے بڑی ہوشیاری
تجھی سے تجارت یہ سیکھی ہے میں نے

تجھی سے محبت کا سودا ہوا ہے
تجارت یہ تجھ سے بڑی کی ہے میں نے

وہاں کی ملے کامرانی ہے کوشش
یہاں کی ہر اک چیز چھوڑی ہے میں نے

سیہ قلبیِ شاؔہ کے قلب میں بھی
تیری یاد کی لَو جگا دی ہے میں نے

☆☆☆

حمد وہ ہے جو رَقم دل پر بھی ہو

دھوپ میں لفظوں کی تپنا کچھ نہیں
نام اس کے صرف جپنا کچھ نہیں

راہ پر اس کی چلیں تو بات ہے
زندگی کا یوں ہی کھپنا کچھ نہیں

خوش خیالی ہی میں ڈوبے ہوں تو پھر
واقعہ کہتا ہے سپنا کچھ نہیں

ہو محبت تو سمجھ داری سے ہو
حُبِّ نفسانی میں تپنا کچھ نہیں

دید ممکن ، ''وصل'' ممکن اس سے کب
وصل خواہوں کا تڑپنا کچھ نہیں

دل اگر دیکھے اسے تو ہے نماز
بے دلی سے بس اٹپنا☆ کچھ نہیں

اس نے حق محروم و سائل کا رکھا
''عفو'' ان بندوں کا ، اپنا کچھ نہیں

حمد وہ ہے جو رقم دل پر بھی ہو
شان سے کاغذ پہ چھپنا کچھ نہیں

ہم اگر اس کے ہیں اپنا ہے سبھی
شاہؔ سب اس کا ہے اپنا کچھ نہیں

☆☆☆

☆ (مراٹھی زبان سے مستعار) کوئی کام کررہے ہوں تو اسے بے دلی سے جلدی جلدی بس پورا کرلینا
(تاکہ دوسرے اہم/ضروری/پسندیدہ/ پُر لطف کام کی طرف توجہ کی جاسکے۔)

حمدِ ناتمام

کون و مکاں کے خالق تو ربِّ ہر جہاں ہے
ہے زیبِ سجدہ تو بس تیرا ہی آستاں ہے

عقل و تمیز تجھ سے ، نطق و شعور تجھ سے
اللہ! میرے دل میں ایماں کا نور تجھ سے

تیری صفات اعلیٰ ، پروردگارِ والا!
حمد و ثنا ہے تیری لب پر مرے اجالا

اللہ! ماورا ہے تو قیدِ ہر مکاں سے
تجھ سے ہے یہ زمانہ، تو خود نہیں زماں سے

ہر ایک شے ہے تیری، ہر شے تری عطا ہے
نشوونما کا مولیٰ! تجھ سے یہ سلسلہ ہے

کیا اصل ہے حقیقت ، کم سوچتا ہے انساں
چیزوں کو دیکھے اکثر جیسے کہ دیکھے حیواں

ہر چیز معجزہ ہے پروردگار تیری
بندہ ہوں عجز ہی ہے پہچان ایک میری

گودی میں لے کے مٹی بیجوں کو پالتی ہے
پھر پھلنے پھولنے کو باہر نکالتی ہے

نازک سی کونپلوں نے سینہ زمیں کا چیرہ
یہ ناتواں نزاکت ہے کس قدر توانا

رنگ اور مہک کے لاکھوں گل پھول ہے کھلاتی
یوں تو ہے خاک مٹی لیکن ہے معجزاتی

مٹی ہے ایک لیکن یہ شانِ معجزہ ہے
ایک ایک پھل کا اپنا رنگ اور ذائقہ ہے

.................ناتمام

طلبِ عافیت

طلب عافیت ، پہ نہ خوفِ حوادث
رہوں میں بھی ایسے جیالوں کا وارث

جتاتے ہیں اب یہ زمانے کے تیور
ہے بیکار بحثِ قدیم اور حادث

احد اور صمد ، ربِّ یکتا یگانہ
تو اللہ ، تیرا نہ ثانی نہ ثالث

کروں اپنے میثاق کی پاسداری
نہ غافل رہوں میں ، بنوں یوں نہ حانث

محمدؐ کا سچا فدائی رہوں میں
کہ ایمان صادق ہے رحمت کا باعث

نہ مجھ کو ڈرائیں ، جہاں کی ہوائیں
کہ تیرے ہی بل پر بنا ہوں میں حارث

بچے شاؔہ آلودگی سے الٰہی!
قدم در قدم خوش نما ہیں محانث

الٰہی! دعا میری کر لے قبول

الٰہی! دعا میری کر لے قبول
میں بندہ ہوں تیرا ظلوم و جہول
الٰہی! دعا میری کر لے قبول

عجب ان دنوں ہے زمانے کا حال
ہر اک سمت انسانیت کا زوال

جہاں دیکھیے آدمیت کا کال
بنا ابنِ آدم پلنگ و شغال

مگر اصل میں ہیچ ہے یہ مثال
بہت اس سے بڑھ کر ہے انسان ضال

میں بھٹکوں نہ یوں ، مجھ کو انسان رکھ
سلامت سدا دین و ایمان رکھ

الٰہی! دعا میری کر لے قبول
میں بندہ ہوں تیرا ظلوم و جہول
الٰہی! دعا میری کر لے قبول

زمانے میں ایمان داری کہاں
سلامت روی ، حق شناسی کہاں

مروّت، وفا، چارہ سازی کہاں
دیانت ، حیا، خیرخواہی کہاں

وہ اخلاق اور دل نوازی کہاں
کسی کا کوئی اب ہے ساتھی کہاں

انیس اور مولیٰ مِرے ، اے کریم!
سکوں قلبِ مضطر کو دے ، اے رحیم!

الٰہی! دعا میری کرلے قبول
میں بندہ ہوں تیرا ظلوم و جہول
الٰہی! دعا میری کرلے قبول

مرے دل میں ایمان باقی رہے
زبان پر تری حمد جاری رہے

ترے سامنے سر جھکا ہی رہے
سحرخیزی و اشک ریزی رہے

مرا سینہ کینے سے خالی رہے
سبھی کے لیے خیرخواہی رہے

ترے دشمنوں سے رہے دشمنی
ترے دوستوں سے رہے دوستی

الٰہی! دعا میری کرلے قبول
میں بندہ ہوں تیرا ظلوم و جہول
الٰہی! دعا میری کرلے قبول

ہے ، اللہ! تیری اطاعت قبول
ترے مصطفیٰؐ کی ہدایت قبول

گواہی بہ حق حسبِ طاقت قبول
تو خوش ہے تو ہر ایک زحمت قبول

ملامت گروں کی ملامت قبول
ترے دشمنوں کی عداوت قبول

رہوں میں مگر عافیت میں تری
میں تیرے غضب سے بچوں ہر گھڑی

الٰہی! دعا میری کرلے قبول
میں بندہ ہوں تیرا ظلوم و جہول
الٰہی! دعا میری کرلے قبول

مناجات

رب مرے! تجھ سے ہے پختہ میثاق
توڑنے پائے نہ منحوس نفاق

سب ہوں آزاد ریا سے یہ مرے
سر، نظر، قلب، زباں، ساعد و ساق

ہو اشد تجھ سے محبت میری
قطع ہوں دوسرے سارے الحاق

ظلمتیں قلب کا سودا چھوڑیں
نورِ باری کا تری ہوں مشتاق

ربِ اشراق! ہوں روشن مجھ پر
آخرت سازِ جہاں کے آفاق

مجھ کو جمعیّتِ خاطر مل جائے
فکر کے میرے ہیں بکھرے اوراق

مجھ سے باطل کا ہو اِبطال سدا
مجھ سے ہوتا رہے حق کا اِحقاق

میں تصدّق ترے محبوبؐ پہ ہوں
جاں نثاری کا رہوں میں مصداق

مہرباں تو ہے ، نگہباں تو ہے
میں ہوں اور تیری توجہ کا رواق

مالکِ روزِ جزا ! میرا حساب
پیش ہونے سے ہو پہلے بیباق

ربِ غفار! تو ستارِ عیوب
شاؔہ پائے ترا عکسِ اخلاق

☆☆☆

اے مُعِز!

اے مُعِز! شاؔہ کو تو عزت دے
اور رفعت دے اور رفعت دے

نورِ اشکِ سحر کی طلعت دے
میری راتوں کو یہ مسرت دے

موت عقبیٰ نگاہ میری ہو
زندگی کو بصیر صورت دے

پاک میری نظر رہے ہر دم
ذکر میں تیرے وہ حلاوت دے

خود پہ چلتا ہے زور کچھ میرا
مجھ کو اپنے پہ اور قدرت دے

راستوں کے ہجوم میں اللہ!
اپنے رستے پہ استقامت دے

اپنے پیروں پہ شاؔہ چلتا ہے
آخری سانس تک یہ طاقت دے

ابرِ باراں کی مجھ کو صورت دے

ابرِ باراں کی مجھ کو صورت دے
اور پھر دشتِ بے نہایت دے

نور زادے ہیں منتشر شب میں
نظم و ترتیب و حسنِ الفت دے

ڈال دے صبح شب کے دامن میں
میرے منظر کو خوب وسعت دے

اب اٹھا دے حجابِ گردِ نجوم
مِہر کر مجھ کو اذنِ طلعت دے

جال سے اپنے شاؔہ بھی نکلے
اپنی قدرت سے اتنی قدرت دے

☆☆☆

اے غفور و رحیم

حقیر ایک بندہ ہوں ، اللہ! میں
بھکاری ترا ، نام کا شاؔہ میں

میں آفت رسیدہ ، مصیبت زدہ
ہوں محتاج میں خوف میں مبتلا

ہراساں و ترساں میں حیران ہوں
شکارِ بلا ہوں ، پریشان ہوں

ذلیل و خطاکار بندہ ہوں میں
گنہ گار ہوں ، گڑگڑاتا ہوں میں

رگڑتا ترے سامنے اپنی ناک
پڑا ہوں میں رکھے ہوئے سر بہ خاک

بڑھائے ہوئے ہوں میں دستِ سوال
ترے سامنے مالکِ ذوالجلال!

میں بے کس ہوں، طاقت ترے پاس ہے
میں عاجز ہوں قوت تیرے پاس ہے

ہے تیرے سوا کون فریادرَس
ہے کمزور شاہؔ اسیرِ نفس

سوا تیرے کون اب سنبھالے مجھے
اذیت سے، مولیٰ! بچالے مجھے

تو رحمت مِرے حق میں کر اختیار
تو شفقت مِرے حق میں کر اختیار

خجل ہوں، معاصی کا ہے اعتراف
دعا ہے کہ کردے مجھے تو معاف

رہے عافیت ہی سدا، اے کریم!
گنہ بخش دے، اے غفور و رحیم

☆☆☆

دامانِ مصطفیٰؐ

فوز و فلاح راہِ خدا میں کرے تلاش
اپنے کو شاہؔ اس کی رضا میں کرے تلاش

کعبے کی دید سے کرے آنکھوں میں روشنی
فردوسِ گوش اذاں کی صدا میں کرے تلاش

ہے گر تلاشِ جنتِ خوشنودیِ خدا
دامانِ مصطفیٰؐ کی ہوا میں کرے تلاش

سایہ پڑا ہے شرک کا جس پر وہ بے شعور
مخلوق کی صفات خدا میں کرے تلاش

ہو اتباع حُبِّ خدا میں رسولؐ کی
پھر شاہؔ خود کو خلد فضا میں کرے تلاش

☆☆☆

بندوں میں لاشریک

رتبے میں مصطفیؐ کے نہیں دوسرا شریک
اللہ نے بنایا نہیں آپؐ کا شریک

اللہ لاشریک ہے معبود آپؐ کا
بندے خدا کے آپؐ ہیں بندوں میں لاشریک

☆☆☆

اللہ کے محبوبؐ

شیرازۂ جذبات کی تالیف کروں گا
اللہ کے محبوبؐ کی توصیف کروں گا

ڈھلتی ہے زباں کوثر و تسنیم سے میری
اب ساقیِ کوثرؐ کی میں تعریف کروں گا

قرآن سے لوں جوہرِ سیرت تو زمانے!
غوّاصیِ دریائے تصانیف کروں گا

قرآن بھی سنّت بھی ہے محفوظ جہاں میں
ناداں ہے جو کہتا ہے کہ تحریف کروں گا

میں شاؔہ لیے شانۂ انوارِ محمدؐ
گیسوئے زمانہ تری تحذیف کروں گا

☆☆☆

پیغمبرِ حقؐ

ہیں محمدؐ مصطفیٰؐ ختم الرّسلؐ ہادی ہمارے
ساری مخلوقات کے پیارے ہیں، خالق کے دلارے

ہے خدا کی اپنے بندوں پر بڑی یہ مہربانی
آپؐ پر احکام اپنے صورتِ قرآن اتارے

آپؐ نے قرآن کی تفسیر کی اپنے عمل سے
آپؐ کے نقش قدم انسانیت کے ہیں سہارے

پیروی قرآن و سُنّت کی ہمیشہ ہر جگہ ہو
جو بھی چاہے کامیابی ، زندگی ایسی گزارے

آپؐ ہیں پیغمبر حق ، آپؐ کا پیغام حق ہے
شاہؔ! دنیا حق کو تھامے چھوڑ کر باطل سہارے

☆☆☆

اب نعت ہو تو یوں ہو

ہو فیضِ مصطفائیؐ ، اب نعت ہو تو یوں ہو
الفت ہو انتہائی ، اب نعت ہو تو یوں ہو

خونِ جگر سے لکھوں اوصاف مصطفیٰؐ کے
اب یہ ہو روشنائی ، اب نعت ہو تو یوں ہو

حُبِّ رسولؐ کا یوں سودا سمائے سر میں
دل کی بڑھے سمائی ، اب نعت ہو تو یوں ہو

ہو رب کی حکمرانی ، احمدؐ کی ناخدائی
جھک جائے سب خدائی ،اب نعت ہو تو یوں ہو

پروردگار! پھر سے اس روضۂ جِناں تک
ہو شاہؔ کی رسائی ، اب نعت ہو تو یوں ہو

☆☆☆

گُل سرسَبَدؐ

نشاں دارِ عظمت گُلِ سرسَبَدؐ ہے
سرِ مصطفیٰؐ اوجِ انساں کی حد ہے

ہیں احمدؐ محمدؐ ، بشر ہیں ، نبی ہیں
ہے اللہ اللہ ، وہ تو احد ہے

محمدؐ کو جو عام انسان سمجھے
مقامِ محمدؐ سے وہ نابلد ہے

سرِ عرش تک رب نے دی ہے رسائی
بلندی ہر اک آپؐ سے پست قد ہے

ہدایت ہے اُمّی لقب کی ہدایت
سند آپؐ سے جو ملے مستند ہے

ہے محمود جو ہے محمدؐ کا شیدا
ہے ملعون وہ آپؐ سے جس کو کد ہے

غلامِ غلامانِ شاہِ دو عالمؐ
ہوں میں شاؔہ، اونچا مرا نام و قد ہے

ثنائے حبیبِ الٰہی

اب ثنائے حبیبِ الٰہی چلے
ہاں چلے ، شاؔہ تیری زبانی چلے

رفعتِ شانِ ختم الرسلؐ ہو بیاں
تذکرہ سدرۃُ المنتہائی چلے

شانِ معراج ہے رفعتِ بندگی
مصطفیٰؐ بن کے اس کی نشانی چلے

سانس روکے ہوئے وقت ٹھہرا ہوا
مصطفیٰؐ بر رہِ لازمانی چلے

ہیں قریبِ خدا وہ حبیبؐ خدا
غیر کوئی نہیں ، ہم کلامی چلے

آپؐ کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک ملی
اُمتی خوش ہیں ، سجدہ گزاری چلے

ہر گھڑی بول بالا ہے بس آپؐ کا
بات ہر گام پر مصطفائیؐ چلے

بُو لہب اور بُو جہل ہیں بے نشاں
نامِ ساقیِ کوثرؐ چلا ہی چلے

نام لیوا محمدؐ کا ہے شاہؔ بھی
اس لیے فقر میں بھی یہ شاہی چلے

☆☆☆

نعتِ محمدیؐ

رہِ مصطفیٰؐ کی فضا میں ہوں
میں نگاہِ نورِ خدا میں ہوں

ہے زباں پہ نعتِ محمدیؐ
میں بہارِ حسنِ ادا میں ہوں

ہے خیالِ حسنِ محمدیؐ
کہ میں گلستانِ حیا میں ہوں

یہ طلب رضائے خدا کی ہے
جو نبیؐ کی راہِ وفا میں ہوں

ہے جو حُبّ و طاعت مصطفیٰؐ
میں خیالِ روزِ جزا میں ہوں

یہ مرے حضورؐ کا فیض ہے
بَرَکاتِ نورِ ہدیٰ میں ہوں

ہوں خجل معاصی پہ شاہؔ میں
نگہِ حبیبِ خدا میں ہوں

سیدِ انسانیت

ہے ذکر سیدِ انسانیت کی عظمت کا
کہ ایک نام محمدؐ ہے شاؔہ! رفعت کا

مٹا کے آپؐ نے باطل نشان ظلمت کا
جمایا سکۂ نوری ادا صداقت کا

بنے رسولِ ہدیٰؐ آپؐ صبغۃ اللّٰہی
چھٹے کہاں یہ بھلا رنگ ہے ہدایت کا

چُھٹیں زباں کے نہ جن سے مزے یہاں دعویٰ
وہ کس زباں سے کریں آپؐ سے محبت کا

مروں مدینے میں ، مٹی مِری وہاں کی ہو
ہے آرزو کہ لکھا یہ ہو میری قسمت کا

دعا ہے دیکھیں مجھے تو کہیں جہاں والے
کہ ہے یہ چہرہ فدائے رسولِ رحمتؐ کا

حضورؐ! شاؔہ فدا آپؐ پر مگر عاصی
امیدوار اٹھا آپؐ کی شفاعت کا

اپنی مثال آپ

اپنی مثال آپ ہی اپنا جواب آپ
احمدؐ محمدؐ آپؐ رسالت مآب آپؐ

خیرالبشرؐ خلاصۂ کونینؐ بے نظیرؐ
ممدوحِ رب محمدِؐ عالی جناب آپؐ

افضل رسولؐ صاحبِ معراجؐ مصطفیٰؐ
ہیں فتحِ بابِ راہِ عروج وصواب آپؐ

مہتابِ کائنات منوّر ہے آپؐ سے
پابند آپؐ کے ہیں سبھی ، آفتاب آپؐ

اسوہ ہے اسوۂ حسنہ باعثِ نجات
زندہ کتاب شارحِ امّ الکتاب آپؐ

ختم الرسلؐ ہیں آپؐ کے احسان بے حساب
ہادیؐ جہاں میں ، شافعِ روزِ حساب آپؐ

نسبت فقیر شاؔہ کی شاہِ اممؐ سے ہے
وجہِ سعادت آپؐ سے یہ انتساب آپ

خوشبوئے مصطفائیؐ

خیرالقرونِ احمدؐ دُربار انتہائی
لمحات وہ مبارک ، انوار انتہائی

شیریں دہن محمدؐ گل بار انتہائی
حسنِ سلوک بے حد ، ایثار انتہائی

اسلام کے پیمبر وہ خیرخواہ سب کے
بازارِ گمرہی سے بیزار انتہائی

دشمن سے، غیر سے بھی برتاؤ کی وہ نرمی
اپنوں سے التفاتِ سرکارؐ انتہائی

قرآں سرا محمدؐ ، قرآں ادا محمدؐ
قرآن کا محمدؐ معیار انتہائی

فرمان ہے الٰہی ، ہیں مصطفیٰؐ حبیبی
حُبِّ خدا سے وہ بھی سرشار انتہائی

خوشبوئے مصطفائی انفاسِ شاہؔ میں ہے
مہکے ہوئے کھِلے ہیں اشعار انتہائی

رحمتِ عالمؐ

مطلعِ طالعِ نازشِ آدمؑ رحمتِ عالمؐ
روحِ صباحِ جہاں متبسم رحمتِ عالمؐ

پرتَوِ کاملِ حُسنِ الٰہی لامتناہی
بندۂ عالی و افضل و اکرم رحمتِ عالمؐ

ختمِ رُسلؐ سرِ سلکِ رسالت نازِ نبوت
سرورِ عالمؐ و داعی اعظمؐ رحمتِ عالمؐ

باعثِ فوز و فلاحِ مکمل ہادیِ مرسَل
حاملِ شرعِ متین و متمّم رحمتِ عالمؐ

برلبِ شاہؔ فقیر و پشیماں شمع فروزاں
نعتِ نبیؐ و رسول مکرمؐ رحمتِ عالمؐ

☆☆☆

خیرُ الانامؐ

مرکزِ اوجِ سعادت التزام
ہیں محمدؐ مصطفیٰؐ عالی مقام

سربسر قرآں حیاتِ طیّبہ
شارحِ قرآں رسولِ خوش کلامؐ

آپؐ معراجِ عروجِ آدمی
سُبحۂ سِلکِ نبوت کے امامؐ

خالق و مخلوق کے محبوبؐ کی
ساری باتیں ہیں محبت کا پیام

ایک مطلع اور حسبِ حال ہو
ہو حقیقت شاؔہ کی ظاہر تمام

میں غلامانِ محمدؐ کا غلام
خاکِ پائے پرتوِ خیرالانامؐ

میں تسلسل اک شعاعِ نور کا
مطلعِ انوار وہ ماہِ تمامؐ

منبعِ رودِ ہدایت ہیں حضورؐ
موجِ تسکینِ ہدایت میرے نام

صاحبِ ہجرتؐ کی راہیں پُر نمو
میں گِلِ نقشِ قدم، رشکِ خرام

آخری یہ آرزو ہے شاؔہ کی
ہو نبیؐ کے شہر میں آخر قیام

☆☆☆

محبوبِ خلائق

محبوبِ خلائق ہیں محبّ ان کا خدا بھی
مثل ان کے نہیں کوئی کہ رتبہ ہے سوا بھی

قرآن بھی ہیں ، اور ہیں قرآن سرا بھی
ہر قول و عمل ان کا ہدایت کی ادا بھی

اللہ کا ہو ذکر تو ہو ذکرِ محمدؐ
یہ ذکر ہے وہ ذکر کہ خوش اس سے خدا بھی

وہؐ میری طرف دیکھ رہے ہیں سرِ محشر
ہے یہ تو معاصی پہ ندامت کا صلہ بھی

دیدار ہو اللہ کا ، ہو ساتھ نبیؐ کا
ہے شاؔہ کے ہونٹوں پہ مچلتی یہ دعا بھی

☆☆☆

احمدؐ کو جو پسند وہی خوب

احمدؐ کو جو پسند وہی خوب ، سچ کہوں
ہو آپ کی پسند ہی مطلوب ، سچ کہوں

دل میں ، نظر میں اور عمل میں رہے سدا
حق بات جو ہے آپؐ سے منسوب ، سچ کہوں

اولاد ، والدین ، زر و مال ، جان و دل
سب سے زیادہ آپؐ ہوں محبوب ، سچ کہوں

باطل کے راستے ہیں بڑا خوش نما فریب
ہو آپؐ کا طریقہ ہی مرغوب ، سچ کہوں

رحمتؐ تمام شافعِ امتؐ ہیں اور شاؔہ
نادم گناہ گار ہے محجوب ، سچ کہوں

☆☆☆

آپؐ کے ساتھ

پہلے اللہ کا لے نام زباں آپؐ کے ساتھ
نام سجتا ہے کوئی اور کہاں آپؐ کے ساتھ

ذکر کو آپؐ کے اللہ نے رفعت دی ہے
اوجِ رفعت پہ ہے رفعت کا جہاں آپؐ کے ساتھ

ہیچ ہر چیز ہے ، میری یہ تمنا ہے ، مِلے
آپؐ کو دیکھتے اک لمحہ یہاں آپؐ کے ساتھ

اس نمونے کی ضرورت ہے زمانے کو سدا
قرنِ اوّل وہ صحابہؓ کا زماں آپؐ کے ساتھ

امتی آپؐ کے ، اللہ کے بندے کتنے
اس پہ چلتے ہیں ، چلے راہِ جناں آپؐ کے ساتھ

آپؐ کے ساتھ جو ہے ، ساتھ خدا ہے اس کے
کیسے ناکام ہو پھر، کیوں ہو زیاں آپؐ کے ساتھ

عرصۂ حشر میں گھبرائے پھرے کیوں یہ حُسین
آپؐ کے ساتھ رہے یہ بھی وہاں آپؐ کے ساتھ

حیات آپؐ کے نام

محبت جو اللہ سے کی ہے میں نے
حیات آپؐ کے نام کردی ہے میں نے

میں دیتا ہوں جان آپؐ پر جان کر ہی
خدا کی رضا اس میں دیکھی ہے میں نے

رہا رخ پہ توحید کے آپؐ کا رخ
اسی رخ پہ گردن جھکادی ہے میں نے

ہو شرک و جہالت سے، بدعت سے نفرت
یہی آپؐ سے راہ پائی ہے میں نے

رہے سینہ بے کینہ، بس آپؐ سے ہی
یہ تدبیر جینے کی سیکھی ہے میں نے

گناہوں پہ اپنے جو نادم رہا ہوں
شفاعت کی امید یوں کی ہے میں نے

فدائی ہے یہ شاؔہ بھی آپؐ ہی کا
نصیبوں سے پائی یہ شاہی ہے میں نے

نامِ خدا آپؐ کا نام

قلب کا ساز بنے نامِ خدا آپؐ کا نام
لب پہ میرے جو رہے نامِ خدا آپؐ کا نام

کلفتِ دہر سے ہوتا ہوں پریشاں جب بھی
دل کی تسکین مرے نامِ خدا آپؐ کا نام

ہاتھ اٹھاؤں میں زمانے کی ہر اک لذت سے
میرے دل سے نہ اٹھے نامِ خدا آپؐ کا نام

دل ہے پہلو میں تو مچلے گا نہ کیسے آخر
کیوں نہ تڑپائے مجھے نامِ خدا آپؐ کا نام

نور ہی نور ہے اللہ کے انوار کے ساتھ
آپؐ کا نام چلے نامِ خدا آپؐ کا نام

موت للچائے مجھے وعدۂ دیدار لیے
زندگی میرے لیے نامِ خدا آپؐ کا نام

عرصۂ حشر میں ہیں آپؐ تو غم کاہے کا
شاہؔ آتا ہے لیے نامِ خدا آپؐ کا نام

سراپائے پُر انوارؐ

اے رب! وہ سراپائے پُر انوار دکھا دے
اللہ! مجھے اپنا وہ شہکار دکھا دے

اک بار سہی ، قدرتِ خلّاقِ دو عالم
آنکھوں کو جمالِ رخِ سرکارؐ دکھا دے

وہ مہرِ نبوت ، مرے اللہ! وہ شانے
وہ چشم و جبین و لب و رخسار دکھا دے

مجھ سے بھی مخاطب ہوں کبھی رحمتِ عالمؐ
اللہ وہ گل باریِ گفتار دکھا دے

آنکھیں میں بچھاؤں گا سرِ راہِ محمدؐ
وہ راستہ ، اللہ! وہ رفتار دکھا دے

ہو سرمۂ گردِ کفِ پا میرے لیے بھی
مولیٰ! قدمِ سیّدِ ابرارؐ دکھا دے

دیدارِ محمدؐ سے ملے شاہؔ کو تسکیں
اللہ وہ نظّارۂ دلدار دکھا دے

مہرِ نبیؐ

وہ مہرِ نبیؐ آئے نظر، آپؐ کو دیکھوں
میں شاہؔ رہوں جائے قمر، آپؐ کو دیکھوں

اب میری دعا پائے اثر، آپؐ کو دیکھوں
قسمت مری کھل جائے اگر آپؐ کو دیکھوں

بس ایک سراپائے محمدؐ کی طلب ہے
جس سمت نظر جائے اُدھر آپؐ کو دیکھوں

لذّاتِ جہاں سادہ و کم مایہ و فانی
اب حُبِّ نبیؐ لائے ثمر، آپؐ کو دیکھوں

ہے ہیچ سبھی کچھ یہ زر و جاہ و دل و جاں
جو چیز ہے لٹ جائے مگر آپؐ کو دیکھوں

جلتے ہوں تو جلتے رہیں دنیا کے اندھیرے
ہے دل میں تمنائے سحر، آپؐ کو دیکھوں

یوں آنکھ کھلے شاہؔ! کہ کچھ اور نہ دیکھے
ہر رخ سے وہ رخ آئے نظر، آپؐ کو دیکھوں

فیضِ مصطفائیؐ

زِفیضِ مصطفائیؐ ہے ردائے قلب نورانی
گُلِ نورِ محبت ہے ادائے نعت افشانی

حیاتِ مصطفیٰؐ ہے وہ بہارِ بے خزاں جس سے
نگارِ روحِ انسانی جمالِ گل بدامانی

سرِ روئے جہاں دانش فروزی، شرک بیزاری
ہے اعجازِ لبِ ختم الرسلؐ کی ضربِ فرقانی

بحکمِ رب، محمدؐ اَوجِ انسانی کی حد ہیں اب
نگاہِ طائرِ امکاں کرے کیسے پَر افشانی

محمدؐ ہی مثالِ بے مثالِ بے مثالی ہیں
جہانِ بندگی میں مظہرِ معنیِٔ لاثانی

اطاعت مظہرِ الفت، خدا کے وہ، خدا ان کا
محمدؐ بے نیازِ نفع و نقصاں عبدِ ربّانی

تقاضائے وفاداری عمل کی راہ دیکھے ہے
محبت یہ زبانی ، ہے تماشائے مسلمانی

حبیبؐ ربّ و ربِّ کُن کی الفت اور طاعت سے
حبیبؐ رب کی امّت کو ملے گی غلبہ سامانی

نگاہِ ساقیِ کوثرؐ پڑے گی شاہؔ عاصی پر
ہے دل میں لمعۂ ایماں، معاصی پر پشیمانی

☆☆☆

ختم الرسلؐ آخر نبیؐ

جو نہیں ہے مرتبہ دانِ نبیؐ
ہے نرا بے عقل، ناداں وہ غبی

آپؐ کی ہستی ہے وہ ہستی ، نبیؐ!
سب سے عالی موہنی جس کی چھبی

مہرِ توحید آپؐ سے روشن ہوا
شرک کی ظاہر ہوئی تیرہ شبی

سب کو گرویدہ بنائے ، آپؐ کی
مہربانی، سادگی، شیریں لبی

ہے یہ اعزاز اور کس کا حشر میں
آپؐ ہی کو بس شفاعت ہے پھبی

ہے محبت ہم کو بے شک آپؐ سے
کیوں ہے چنگاری کی صورت وہ دبی

شاہؔ مانگے گا نہ جھوٹے سے ثبوت
آپؐ ہیں ختمُ الرُّسلؐ، آخر نبیؐ!

آپؐ کی راہ......

بندگی رب کی وصفِ انسانی
یہ نہ ہو تو کہاں مسلمانی

آپؐ کی راہ ، راہِ ربانی
راہِ فطرت یہ جانی پہچانی

آپؐ کے منہ ذرا بھی جو آئے
اس کی قسمت میں منہ کی ہے کھانی

سدرۃُ المنتہیٰ سے آگے آپؐ
دیکھ آئے ہیں نورِ لاثانی

آپؐ کی آنکھیں ، دیکھتی آنکھیں
ان کی نظروں میں نورِ ربانی

آپؐ اللہ کے ہیں وہ بندے
جس کی بانی بنی خدا بانی

آپؐ سے ہم ہیں مومن و مسلم
آپؐ سے دل ہمارے نورانی

دائیں بائیں ہو آگے پیچھے ہو
نورِ ایماں ہو مونسِ جانی

رب کے سائے میں شاہؔ بھی پی لے
حوضِ کوثر پہ آپؐ سے پانی

☆☆☆

نعتِ نبی کریمؐ

قرآن میں خدا کی تنویر بولتی ہے
ہر لفظ میں نبیؐ کی تصویر بولتی ہے

شکلِ عمل نبیؐ کی خوابوں کو اپنے دیں تو
حق کے لیے ہے غلبہ، تعبیر بولتی ہے

تقریبیں اکثر اپنی مسنون کب رہی ہیں
اسراف بولتا ہے، تبذیر بولتی ہے

اسوہ ہے کب نبیؐ کا رب کی رضا کی خاطر
حسنِ عمل کی اکثر تشہیر بولتی ہے

میرا خدا عفوٌ ہے، میرے نبیؐ ہیں شافع
محشر میں، شاؔہ! میری تقصیر بولتی ہے

☆☆☆

رسولِ زمانِ آخر
حضرت محمد مصطفیٰؐ

اے رسولِ زمانِ آخرؐ!
حق کے اے ترجمانِ آخرؐ!

خاکدانِ جہاں میں حق کے
آپؐ ہیں ارمغانِ آخر!

کائنات خدائی کے ہیں
آپؐ ہی آسمانِ آخر!

آپؐ نورِ نگاہِ فطرت
آپؐ جانِ جہانِ آخر!

آپؐ کے دم سے باغِ عالم
آپؐ ہیں پاسبانِ آخر!

وجہِ توقیرِ ابنِ آدم
آپؐ انساں کی شانِ آخر!

آپؐ کی ہم نوا ہے فطرت
رمز دانِ جہانِ آخر!

آپؐ کشّافِ رازِ ہستی
حق کے اے رازدنِ آخر!

خشتِ تکمیلِ دینِ حق ہیں
آپؐ تعمیرِ آنِ آخر!

آپؐ قرآن ، آپؐ قاری
آپؐ حق کا بیانِ آخر!

اب ضیا ہے تو آپؐ سے ہے
مہرِ صد ضو فشانِ آخر!

آپؐ ہیں بدر ، ہر صحابیؓ
نجمِ خیرالزّمانِ آخر!

آپؐ محبوبِ دو جہاں ہیں
آپؐ صاحبُ قِرانِ آخر!

آپؐ سا کون ہے جہاں میں
آپؐ حق کا نشانِ آخر!

آپؐ ہی کا ہے بول بالا
آپؐ حق کی اذانِ آخر!

آپؐ ہادی ہیں ، آپؐ شافع
آپؐ ہی ہیں امانِ آخر!

وجہِ سیرابیِ دو عالم
آپؐ آبِ روانِ آخر!

در سے بس آپؐ ہی کے پائیں
امن سب بندگانِ آخر!

آپ کی لَو سے شاؔہ چمکے
اے سراجِ زمانِ آخر!

☆☆☆

خیرالکلام و خیرالانامؐ

اللہ کی مُرسَل کتاب
قرآن ہی ہے ''الکتاب''

قرآں ہدایت کی کتاب
قرآن ہے نوری کتاب

قرآن ہے حکمت مآب
قرآن ہے امّ الکتاب

قرآن ہے شک سے بلند
قرآں یقینِ سود مند

قرآن آپ اپنی دلیل
ہے بے نظیر و بے عدیل

قرآں کتابِ معتبر
قرآن حق ہے سربسر

قرآن رب کا ہے بیاں
قرآن حق کا ترجماں

ہے حق و باطل کی تمیز
محفوظ قرآنِ عزیز

اللہ کی برہان ہے
قرآن ہی فرقان ہے

قرآن مفتاحِ فلاح
ظلمت شکن نورِ صباح

قرآن سے روشن حیات
آیاتِ قرآں بیّنات

دیتا ہے قرآنِ مجید
قُربِ الٰہی کی نوید

قرآں میں تدبیرِ حیات
قرآں میں ہے راہِ نجات

قرآن ہے طاعت نہاد
قرآن ہے زادِ معاد

قرآن پیغامِ سلام
ہے طالبانِ حق کے نام

احسانِ رب قرآن ہے
قرآں رہِ احسان ہے

قرآں کلام اللہ کا
قرآں حیاتِ مصطفیٰؐ

قرآن ہے خیرُ الکلام
قرآں ادا خیرُ الانامؐ

قولِ نبیؐ شرحِ کتاب
راہِ نبیؐ راہِ صواب

خُلقِ نبیؐ قرآن بھی
قرآن کی پہچان بھی

تفسیر ہے قرآن کی
ختمُ الرُّسُل کی زندگی

قرآن و سُنّت راہ بَر
معیارِ حق ، المختصر

☆☆☆

ہے کہاں محمدؐ کا دوسرا قدم

(غزلِ غالبؔ پر مبنی تضمینی نعت)

جس نے آپؐ کو دیکھا اس نے دیکھنا پایا
پرتوِ الٰہی کا اصل پرتوا پایا

سب کے حق میں نرمی تھی، شفقت و محبت تھی
نورِ حُب کے ہالے نے چہرہ آپؐ کا پایا

لوگ آن پہنچے تھے آگ کے گڑھے پر سب
آپؐ کے بچائے نے خلد کا مزا پایا

متبعِ محمدؐ کا ہے محبِّ رب، اس کی
بات میں اثر دیکھا، نالہ بھی رسا پایا

ہے کہاں محمدؐ کا دوسرا قدم، یارب!
ہم نے دشتِ امکاں کو ایک نقشِ پا پایا

آپؐ کی رسالت سے، آپؐ کی عنایت سے
آپؐ کی محبت سے، شاہؔ نے خدا پایا

☆☆☆

چاہتے ہیں مصطفیٰؐ کو۔۔

(غزلِ غالبؔ پر مبنی تضمینی نعت)

چاہیے احمدؐ کو جتنا چاہیے
یہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیے

چاہنے کو ان کے کیا سمجھا تھا دل
بارے اب اس سے بھی سمجھا چاہیے

منحصر مرنے پہ ان کی دید ہے
خوش امیدی میری دیکھا چاہیے

غافل! ان محبوبؐ رب کے واسطے
چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

چاہتے ہیں مصطفیٰؐ کو شاہؔ بھی
آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

☆☆☆

نعتِ حبیبِ رب

ہے تو فقیر لیکن توقیرِ شاہ دیکھو!
ہے باغِ مصطفیٰؐ میں یوں تو ہے کاہ ، دیکھو!

نعتِ حبیبِ رب ہے، کانوں سے دل کے سننا
کرنا نہ منہ زبانی بس واہ واہ ، دیکھو!

عالی نسب محمدؐ ، محبوبِ رب محمدؐ
اُمّی لقب محمدؐ دانش پناہ ، دیکھو!

ہر پیش کش جہاں کی ٹھکرا کے بڑھ گئے ہیں
خوشنودیِ خدا کی کتنی تھی چاہ دیکھو!

روشن ہے شمعِ ایماں، فانوس ہے توکُّل
چشمِ محمدیؐ ہے عقبیٰ نگاہ ، دیکھو!

فرشِ زمیں بچھونا ، حاجب نہ کوئی درباں
شاہِ اممؐ ہیں کتنے بیزارِ جاہ ، دیکھو!

چولھا نبیؐ کے گھر میں جلتا نہ تھا مہینوں
دنیا کی خواہشوں سے یہ ہے نباہ ، دیکھو!

پتھر شکم پہ باندھے ، ہاتھوں میں لے کدالی
ہیں ساتھ ساتھ سب کے وہ خیرخواہ ، دیکھو!

عاصی مگر پشیماں ، دل میں بسائے ایماں
اُمّت میں مصطفیٰؐ کی یوں ہے یہ شاہؔ ، دیکھو!

☆☆☆

اے رسولِ خدا حضرت مصطفیؐ

اے رسول خدا!
حضرت مصطفیؐ

"عید میلاد" کی آپؐ کی یاد کی
ہم منائیں خوشی ہے خوشی کیا یہی
ہے بھلایا ہوا اسوہ وہ آپؐ کا
"عید میلاد" یاں روشنی کا سماں
اور واں مسجدیں بے نمازی رہیں
مسجدیں مرثیہ کم نمازی سدا
ہے اندھیرا یہاں اور چراغاں وہاں

اے رسول خدا!
حضرت مصطفیؐ

آپ کا مدعا بس یہی ایک تھا

سارے ہم مسلِماں رہ نمائے جہاں
رب کے بندے بنیں دینے والے بنیں
آج ہم دیکھیے کس قدر گر گئے
پاس قرآن ہے رب کا فرمان ہے
اسوۂ مصطفیؐ پاس ہے رہ نما
پھر بھی ہم بے نظر بن کے دریوزہ گر
مانگتے پھرتے ہیں ہاتھ پھیلائے ہیں

اے رسول خدا!
حضرت مصطفیؐ

بندگانِ خدا ظلمت و جہل کا
لقمۂ تر بنیں نارِ دوزخ سہیں
ہم کو پروا نہیں رخ بہ عقبیٰ نہیں
ہیں یہی سوچتے نفعِ دنیا ملے
قوم ہم بن گئے اب نہ ملّت رہے
قوم رنگی مفاد ہے یہی اب مراد
اور رخ نفع کا بس یہیں کا رہا

ہم ہیں زار و نزار بے رخے ، بے وقار
خود کو سمجھیں حقیر دوسروں کو کثیر
سوچتے ہیں ، ملیں دوسروں سے ہمیں
کچھ مراعات بھی ان کی خیرات بھی
جب کہ تائیدِ رب وقفِ تعداد کب

اے رسول خدا!
حضرت مصطفیٰؐ

ہے مسبّب خدا رب وہی رزق کا
بھول بیٹھے ہیں ہم کیسے بیٹے ہیں ہم
ہم سبب ہی کو اب جیسے سمجھے ہیں رب
ہے یہ دوُں ہمتی ہے یہ بے غیرتی
گر گئے کس قدر ٹانگ اونچی مگر

اے رسول خدا!
حضرت مصطفیٰؐ

کتنی یہ بے حسی ہم میں ہے آ گئی

اب وہ عزت نہیں اب وہ وقعت نہیں
یہ نہیں سوچتے خوش ہیں بس بھیک سے
بندے اسباب کے آج ہم بن گئے

اے رسول خدا!
حضرت مصطفیٰؐ

دل ہیں اصنام گھر ہم ہیں مومن مگر
سارے من مانے ڈھب ہم ہیں مسلم عجب
امّتی آپؐ کے رہ گئے نام کے
ہو گئے در بدر آپؐ سے ہے مگر
ہم کو الفت حضورؐ ہے محبت ضرور
اے رسولِ خدا! حضرتِ مصطفیٰؐ!
اے رسول خدا!
حضرت مصطفیٰؐ
اے رسولِ خدا!

☆☆☆

ایک خط عازمین حج کے نام

(المرقوم: ۸؍ مارچ ۱۹۹۹ء مطابق ۱۸؍ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ)

اللہ تیرے نام سے
آغاز شاؔہ خط کرے

درویش اور ہما دلھن | جاں سے عزیز ، نازِ من
تم ہو مسافرِ حرم | میرے لیے ہو محترم
میرا سلام ہو قبول | مجھ کو وہاں نہ جاؤ بھول
کعبے پہ جب پڑے نگاہ | شامل دعا میں ہو یہ شاؔہ
ہوں جب طواف دمبدم | سر ملتزم پہ جب ہوں خم
سعیِ صفا و مروہ میں | وادیِٔ شہرِ خیمہ میں
عرفات کے وقوف میں | درگاہِ آں رؤف میں
در دشتِ مشعرِ حرام | شب بھر رہے گا جب قیام

تم یاد مجھ کو بھی رکھو | میرے لیے دعا کرو
سن لو یہ میری التجا | دیکھو کرو مرا کہا
بندہ ہوں میں گناہ گار | میرے گناہ صدہزار
ہوں شرمساریاں نصیب | ہوں اشک باریاں نصیب
توبہ صحیح ہو نصیب | سچ مچ میں ہو رہوں منیب
توبہ ہو اور خشوع ہو | رب کی طرف رجوع ہو
توبہ ہو توبۃ النصوح | ہو پاک صاف میری روح
رب مجھ سے درگزر کرے | میرے گناہ بخش دے
ناکارہ عمر سے بچوں | میں چلتے پھرتے ہی اٹھوں
محتاج اسی کا میں رہوں | طعنے نہ غیر کے سہوں
دل کی مراد پاسکوں | حج کو میں اور جاسکوں
یہ فضل بھی خدا کرے | بیوی کا ساتھ بھی رہے
بیوی مری رفیق* ہو | بچوں پہ بھی شفیق ہو
بچے بھی میرے نیک ہوں | دل بھی سبھی کے ایک ہوں
اقبال و علم ہو مزید | فردِ فرید ہو فرید
اس کی رفیقۂ حیات | ہو وجہ راحت و ثبات

آپس میں خوش دلی رہے　　زوجین میں بنی رہے

ہوں کامیاب و کامراں　　دونوں جہاں بنیں جِناں

آنکھوں کا نور بیٹیاں　　دل کا سرُور بیٹیاں

ان کے نصیبے نیک ہوں　　ان کے گھرانے نیک ہوں

ہوں خوش مزاج و باحیا　　ہو سب کے دل میں ان کی جا

خوش اپنے اپنے گھر رہیں　　شوہر کے دل میں گھر کریں

زوجین سب ہوں خوش مزاج　　خوشیاں کریں گھروں میں راج

آباد و شاد سب رہیں　　اور بامراد سب رہیں

بنتان زؤنہ صادقہ　　آنکھوں کا ان کو عارضہ

یہ عارضہ بھی دور ہو　　آنکھوں میں پھر سے نور ہو

ہوں ختم آزمائشیں　　ہوں اب نصیب راحتیں

اللہ قادر و مجیب　　اب کردے عافیت نصیب

بھائی اور ان کی بیویاں　　اور ان کے بیٹے بیٹیاں

سب عافیت نصیب ہوں　　آباد و شاد و طیب ہوں

اخلاص اور محبتیں　　ایثار اور مروتیں

آپس میں ہر گھڑی رہیں　　ہم ایک دل سبھی رہیں

اسلام پر عمل کریں　　دونوں جہاں میں خوش رہیں

اے رب! ہماری نسل میں　　سب نیک مرد و زن رہیں

ایمان والے ایک ہوں　　اعمال سب کے نیک ہوں

اللہ سب پہ مہرباں　　ہر دم رہے یہاں وہاں

پہنچو مدینۃُ النبیؐ　　جب تم ، تو یاد ہو مری

جب مسجدِ نبیؐ میں جا　　پہنچو حضورِ مصطفیٰؐ

کرنا مرا سلام عرض　　سمجھو کہ تم پہ ہے یہ قرض

ہے جو ریاضِ جنتی　　اس میں ، ذرا سنو مری

میرے لیے بصد حضور　　کرنا دعائیں سب ضرور

وہ ساری التجائیں ہوں　　کچھ اور بھی دعائیں ہوں

ہے وہ جو روضۂ جِناں　　دم نکلے شاؔہ کا وہاں

پھر جنتِ بقیع میں　　اس گلشنِ وقیع میں

مدفون شاؔہ بھی رہے　　ممنون شاؔہ بھی رہے

ہم کو شفاعتِ حضورؐ　　عقبیٰ میں کل ملے ضرور

کردے الٰہِ ذوالجلال　　ماں باپ کو مرے نہال

امی ہماری نیک بخت　　تھا نیک ان کا ساز و رخت

بابا ہمارے خوش خصال ایثار و صبر کی مثال
ان کی مفارقت ہے سخت مرضی خدا کی اپنے بخت
اللہ ان پہ رحم کر رکھ ان کو تو بلند و بر
فردوس ان کو دے دے تو ہم کو ملادے ان سے تو
طارق کو بھی مرا سلام تحسین کو دعا سلام
آخر میں ہے دعا مری مولیٰ سے التجا مری
مبرُور حج تمھارا ہو عقبیٰ کا یہ سہارا ہو
صحّت و عافیت رہے ہر وقت خیریت رہے
جاؤ خوشی سے جاؤ تم
اور باسعادت آؤ تم

☆☆☆

درویش: برادرِ خرد سید شاہ محمد درویش نہری
ہمادلھن: درویش میاں کی اہلیہ سیدہ حمیرہ
فرید: فرزند سید فرید احمد نہری
زۃُ نہ: سیدہ مبہاج فاطمہ نہری، زۃُ نہ
صادقہ: سیدہ نفیس فاطمہ نہری، صادقہ (لبنیٰ)
طارق: میرے سب سے چھوٹا بھائی، سید شاہ احسان اللہ طارق نہری جو اُس وقت سعودی عربیہ میں تھے۔
تحسین: طارق میاں کی اہلیہ سیدہ اطہر تحسین، تحسین دلھن
☆: اہلیہ مرحومہ عارفہ گلبدن بانو نے ۲۰۰۲ء میں اپنے بیٹے کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی تھی۔

۱۲ر فروری ۲۰۱۲ء شاہ حسین نہری

مَیں ہوں آپؐ ہی کا

رسول اللہؐ
مرکز آپؐ ہیں
میری محبت کے
اسی محور پہ
میری زندگی کا چرخ گھومے ہے
اسی کے واسطے سے
ہے مری پہچان دنیا میں
یہی پہچان ہو بس
آخرت میں بھی
حضورؐ اس حال میں اٹھّوں یہاں سے میں
کہ جب پہنچوں وہاں
پہچان لیں مجھ کو
کہ میں ہوں آپؐ ہی کا بس
محبت کرنے والا آپؐ سے میں
آپؐ کی اُمّت میں شامل ہوں

☆☆☆

منقبتِ صحابہؓ

دل میں لیے صحابہؓ حُبِّ اللہ دیکھو!
دنیا میں دیکھتے ہیں عقبیٰ کی راہ ، دیکھو!

راضی ہوئے وہ رب سے، ان سے ہے رب بھی راضی
رب کی پناہ میں ہیں عالم پناہ ، دیکھو!

سمجھا کیے ہمیشہ معیارِ حق نبیؐ کو
ان کے نقوشِ پا سے ملتی ہے راہ ، دیکھو!

پروانہ وار جینا ، پروا نہ جاں کی کرنا
اصحابؓ میں نبیؐ کی کیسی ہے چاہ ، دیکھو!

اصحابِ مصطفیٰؐ وہ اطرافِ مصطفیٰؐ یوں
تاروں کے درمیاں ہے رخشندہ ماہ ، دیکھو!

تلوار پارچوں میں ، پاپوش گردِ صحرا
عظمت نشاں نبیؐ کی پیاری سپاہ ، دیکھو!

دنیائے مصطفیٰؐ کے گل ہائے سرسبد کی
توصیف سے مہکتے لب ہائے شاہ ، دیکھو!

خلفائے راشدینؓ

صدیقؓ تھے رسولِ مکرمؐ کے یارِ غار
فاروقؓ بھی وہ آپؐ کے تھے خاص جاں نثار

نورین والے پیارے تھے عثمانؓ آپؐ کے
ہے عدل بھی علیؓ کا نمایاں اک افتخار

☆☆☆

حضرت حسینؓ ابن علیؓ

حسینؓ نصرتِ اسلام کے زعیمِ شہیر
حسینؓ غیرتِ حق میں تھے بے مثیل ونظیر

حسینؓ رزمِ عدالت کے شہسوارِ عظیم
حسینؓ بزمِ خلافت کے سازگارِ بذیم

حسینؓ عظمتِ دیں کے لیے شہید ہوئے
حسینؓ وحدتِ امّت کی یوں نوید ہوئے

☆☆☆

منقبت جدّنا سید شاہ محمد علی درویش محبوب اللہؒ

المعروف بہ سید شاہ علی نہریؒ

وہ سر سَبَد گلاب ، وہ دُرویش باخدا
ہیں بابِ انتخاب وہ دُرویش باخدا

عارف وہ اصلِ دین کے، اسلام کے امین
رشد وہدیٰ کے باب وہ دُرویش باخدا

مہرِ محمدیؐ سے کیا اکتسابِ فیض
نوری وہ ماہتاب وہ دُرویش باخدا

ہستیِ آں جناب ضیا پاشیِ عمل
صدرشکِ آفتاب وہ دُرویش باخدا

تعلیمِ دین و رفعت اسلام کے نقیب
وہ ظلِّ بوترابؓ وہ دُرویش باخدا

موتی بکھیرے دین کی باتوں کے چار سو
گوہر فشاں سحاب وہ دُرویش باخدا
خالق کی بخششوں کے لیے رہنمائے خَلق
نورِ رہِ صواب وہ دُرویش باخدا
مخدومِ خَلق ، خَلق کی خدمت کی راہ سے
سردارِ لاجواب وہ دُرویش باخدا
ہے ان سے انتساب کہ ''نہری'' ہوں شاہ میں
قطرہ مَیں ، نہرِ آب وہ دُرویش باخدا

☆☆☆

وراثت

سفیدی سر مرا دہکا رہی ہے
چٹختی جا رہی ہیں ہڈیاں بھی
جھپٹنے ہی کو پنجہ موت کا ہے
وہ منزل اس جہاں کی دور کب ہے
وراثت میری کیا ہے
مرے رب! وارثِ اصلی!
مرے رب! منتظر ہوں اک نظر کا
مرے رب! ربِّ مشرق! ربِّ مغرب!
تو ربِّ نور ہے، ربّی! (اندھیرے کا بھی خالق ہے)
میں تیرا بندۂ عاجز
نظر وہ مانگتا ہوں جو
دھمک سے آخری لمسِ نَفَس کی
نہ بجھ جائے، چمک اٹھّے
چمک کر اور روشن ہو
وہ میرے بعد بھی روشن رہے
یہاں میری وراثت ہو
جو تو چاہے

☆☆☆

اللہ کے نام سے

قطعۂ تاریخ اشاعتِ کتاب

سامانِ تسکین (حمد ومناجات، نعت ومنقبت)

شاعر: شاہ حسین نہری

اشاعت دوم: ۲۰۱۲ء مطابق ۱۴۳۳ھ

"سامانِ تسکین" مزین شایستہ کلامی شاہؔ کی"

۲۰۱۲ (عیسوی)

ہے حمد و مناجات ، نعتِ نبیؐ ، منقبت
یہ مجموعۂ شاعری ان پہ ہے مشتمل

نبیؐ اور اللہ کا ذکر تسکین دے
دعا ہے ، یہ تسکینِ قلبی رہے مستقل

اشاعت ہے یہ دوسری اور تاریخ ہے
"ہے سامانِ تسکین" سامانِ تسکینِ دل"

۱۴۳۳ (ہجری)

پیش کش: عارف خورشید

تعارف مرتب

نام: سید فرید احمد نہری

والد: سید شاہ حسین نہری صاحب

والدہ: عارفہ گلبدن بانو صاحبہ مرحومہ

ولادت: ۱۲/جولائی ۱۹۶۵ء مطابق ۱۲/ربیع الاول ۱۳۸۵ھ، دوشنبہ، حیدرآباد دکن

تعلیم: ۱) ایم۔اے (اردو) ۱۹۹۲ء، مراٹھواڑا یونیورسٹی ،اورنگ آباد دکن
۲) پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما اِن کمپیوٹر اپلیکیشن
۳) NET (نیٹ) کامیاب
۴) پی ایچ۔ڈی (مقالہ زیرِ تسوید)

ملازمت: اسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو (آغاز ملازمت ۱۹۹۲ء)
ملیہ آرٹس، سائنس ومینجمنٹ سائنس کالج، بیڑ۔۴۳۱۱۲۲ (مہاراشٹر)

کتابیں: ۱) تنویرِ ادب (بی اے سال دوم، اختیاری، کے لیے انتخاب افسانہ وڈراما)
۲۰۰۳ء، یکے از مرتبین
۲) افتخارِ ادب (بی اے سال اول و دوم، زبانِ دوم کے لیے انتخاب نثر وشاعری)
۲۰۰۳ء، یکے از مرتبین
۳) سامانِ تسکین (شاہ حسین نہری) ۲۰۰۳ء، مرتب
۴) رنگِ امتزاج (عارف خورشید) ۲۰۰۳ء، مرتب
۵) شبِ آفتاب (شاہ حسین نہری) ۲۰۱۱ء، مرتب
۶) میرے گلشن کے پھول (شاہ حسین نہری) ۲۰۱۲ء، مرتب
۷) گلبدن کی یاد میں (شاہ حسین نہری) ۲۰۱۲ء، مرتب
۸) سامانِ تسکین، (شاہ حسین نہری) اشاعتِ دوم، ۲۰۱۲ء، مرتب

بذیم اسمٰعیل خان

تعارف شآہ

نام :سید شاہ حسین نہری
قلمی نام :شاہ حسین نہری تخلص :شآہ
والد :مولوی سید احمد نہری صاحب (انتقال : ۷ر مئی ۱۹۸۰ء)
والدہ :سیدہ فاطمہ بیگم صاحبہ (انتقال : ۷ر مئی ۱۹۵۵ء)
ولادت :۱۴ر محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۲ر فروری ۱۹۴۱ء، اورنگ آباد دکن
تعلیم :ایم اے (اردو) ۱۹۶۹ء، مراٹھواڑا یونیورسٹی، اورنگ آباد دکن، مہاراشٹر
(درجہ اول میں اول آنے پر چانسلر کا طلائی تمغہ عطا کیا گیا)
تدریس :(۱) مدرس، معین العلوم ہائی اسکول، اورنگ آباد دکن (۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۰ء)
(۲) لیکچرر، بل بھیم آرٹس، سائنس و کامرس کالج، بیڑ، مہاراشٹر
(۸ر اگست ۱۹۷۰ء تا ۳۱ر جولائی ۲۰۰۰ء)
مطبوعات :۱) شبِ آہنگ (غزلیں، نظمیں) ۱۹۷۹ء
۲) شبِ تاب (غزلیں) ۱۹۹۹ء
۳) رباعیاتِ شاہ، ۲۰۰۳ء
۴) سامانِ تسکین (حمد و مناجات، نعت و منقبت) ۲۰۰۳ء
۵) عروض، منتخب بحریں اور تقطیع (طلبہ کے لیے) ۲۰۰۴ء
۶) ربیعہ، دیوانِ رباعیاتِ شآہ، ۲۰۰۸ء
۷) شاہ بانی، دیوانِ رباعیات شآہ، ۲۰۰۹ء
۸) شبِ آفتاب (مختلف اصناف سخن) ۲۰۱۱ء
۹) گلبدن کی یاد میں (رباعیات) ۲۰۱۲ء
۱۰) میرے گلشن کے پھول (بچوں کے لیے نظمیں) ۲۰۱۲ء
اور یہ کتاب ۱۱) سامانِ تسکین (اشاعتِ دوم، ترمیم اور اضافے کے ساتھ) ۲۰۱۲ء
زیر ترتیب ۱۲) یہ واقعے (قطعات تاریخ)
نثر میں انشائیے، ادبی، تنقیدی اور دینی موضوعات پر مضامین غیر مطبوعہ ہیں۔

بذیم اسمٰعیل خان